بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ ؛ ہفتہ ۲۶ شوال ۱۴۰۳ھ ۶ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۶ اگست ۱۹۸۳ء ؛ تبوک ۱۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت نما ساز چلی آ رہی ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ احمدیہ کے انتہائی مخلص قدیمی خادم، جید عالم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحبؓ ایک حادثے میں انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دینی سفر پر جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب کار اور ٹرک میں تصادم

مولانا مرحوم نے ۴۸ سال تک نہایت اعلیٰ خدمات دین انجام دیں

ربوہ ۵ ظہور/اگست۔ ہم احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دیتے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کے انتہائی مخلص خادم جید عالم دین نامور مجاہد فی سبیل اللہ ناظر اصلاح وارشاد حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ایک دینی سفر کے دوران کار کو حادثہ پیش آجانے کی وجہ سے آج دن کے ایک بجے کے قریب وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ حضرت مولانا صاحب دینی فرائض کی بجا آوری کے لئے ربوہ سے قصور تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ صبح آٹھ بجے کے لگ بھگ چوہڑ کانہ کے قریب سامنے سے آنے والا ایک ٹرک آپ کی کار سے ٹکرایا جس کے نتیجہ میں مولانا موصوف کو سینے پر شدید چوٹیں آئیں۔ ان کو فوری طور پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ لایا گیا۔ جہاں ان کو ابتدائی طبی امداد دی گئی مگر ان کی شدید زخمی حالت کے پیش نظر میو ہسپتال لاہور لے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ لاہور پہنچکر میو ہسپتال میں ابھی ان کو طبی امداد نہ دی گئی تھی کہ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئی۔ مرحوم کے ہم سفروں میں ڈرائیور اور آپ کی ایک صاحبزادی امۃ الحی فضیلت صاحبہ کو چوٹیں آئیں کار بالکل تباہ ہو گئی۔

(باقی صفحہ پر)

مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دین کی خاطر وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا

ایک بہت ہی پیارا سلسلہ کا خادم حادثے کا شکار ہو کر انتقال کر گیا

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مولانا عبدالمالک خانصاحب کو خراج تحسین

ربوہ: ۵ ظہور/اگست: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے دوران محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب مرحوم کی وفات کا اعلان کیا اور مولانا مرحوم کی خدمات دینیہ کا نہایت شاندار الفاظ میں ذکر فرمایا۔

حضور نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا آج ایک انتہائی دردناک حادثہ کی وجہ سے دل بہت ہی مغموم ہے۔ ایک گہرا زخم لگا، ایک بہت ہی پیارا سلسلہ کا خادم مولانا عبدالمالک خانصاحب تبلیغی جہاد کے سفر پر جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب ایک حادثے کا شکار ہو کر انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مولانا مرحوم کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے اور مولانا کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور کی آواز بار بار بھرا جاتی رہی۔ احباب جماعت پر بھی شدید غم واندوہ سے بھری ہوئی اس اچانک خبر کو سن کر صدمے کے مارے سکتے کا عالم طاری ہو گیا اور

(باقی صفحہ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ شوال ۱۴۰۳ھ

۶ ظہور ۱۳۶۲ ہش

انسانی اخوت کا اسلامی نظریہ اور اس کی اصل بنیاد

اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم اور اس بناء پر ہمیشہ قائم رہنے والے دین یعنی اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے قومی و نسلی اور علاقائی و معاشرتی امتیازات اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات پر مبنی ہر قسم کے دیگر امتیازات کو مٹا کر ذات پات اور مختلف طبقات اور نسلوں میں بٹی ہوئی انسانیت کو متحد کر دکھایا اور انہیں ایسا شیر و شکر کیا کہ کیا امیر اور کیا غریب، کیا طاقتور اور کیا کمزور سب یکساں حقوق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے معزز افراد نظر آنے لگے۔

اخوتِ انسانی کے قیام میں اسلام نے جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اس پر اہلِ مغرب کے دانشور آج تک حیران ہیں وہ اسلام کے اس عظیم الشان کارنامہ کا دل سے اعتراف کرتے ہوئے اس امر کا برملا اعتراف کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ مغربی معاشرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے اسلام کی بعض خوبیوں کو اپنانا ناگزیر ہے۔ ان خوبیوں میں سے انہوں نے سب سے زیادہ زور انسانی اخوت سے متعلق اسلام کے پیشکردہ نظریہ پر دیا ہے۔ مغرب کے ان دانشوروں میں سب سے نمایاں مقام مسٹر آرنلڈ ٹائن بی کو حاصل ہے۔ وہ اپنی کتاب سویلیزیشن اون ٹرائل (Civilization on Trial) میں اسلام کی بعض خوبیوں کو اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعض اسلامی اصول ایسے ہیں کہ اگر مغرب کی عظیم عوامی زندگی میں انہیں روبہ عمل لایا جائے تو مستقبل قریب میں وہ اس عظیم معاشرہ پر بہت گہرے اثرات مترتب کر سکتے ہیں۔ اس عظیم معاشرہ کو دو عظیم خطرے لاحق ہیں۔ ایک خطرہ کی نوعیت نفسیاتی ہے اور دوسرا خطرہ مادی نوعیت کا حامل ہے۔ ہمارے جدید مغربی معاشرے کو دو روگ گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے نسلی امتیاز اور دوسرا ہے شراب کا استعمال۔ ان دونوں برائیوں سے نمٹنے میں اسلامی جذبہ بہت کارآمد ثابت ہو سکتا ہے اور اگر ہم اسے اپنا لیں تو اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

مسلمانوں کے مابین نسلی امتیاز کا قلع قمع اسلام کا ایک بہت نمایاں اور عظیم کارنامہ ہے۔ موجودہ زمانہ زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اس اسلامی خوبی کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلانا اور اپنانا ازبس ضروری ہے۔"

(سویلیزیشن اون ٹرائل صفحہ ۲۰۵)

ایک اہم سوال یہ ہے کہ اسلام کے لئے نوعِ انسانی کے درمیان ہر قسم کے امتیازات کو مٹانا اور انہیں ایک خاندان کے افراد کی طرح باہم شیر و شکر کرنا کیسے ممکن ہوا؟ مسٹر ٹائن بی نے اس اہم سوال کا بھی اس کتاب میں جواب دیا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وحدتِ انسانی توحید باری تعالےٰ کے اسلامی عقیدہ کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"سچے موحدوں میں اتحاد و اتفاق اور وحدت کی روح توحید باری تعالےٰ کے سچے عقیدہ کا ہی ایک پرتو ہے جو اس زمین میں ان کی عملی زندگی میں اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ نوعِ انسانی کے لئے اسلام کا انقلاب آفرین تحفہ توحید باری تعالےٰ کا عقیدہ ہی ہے اور یقیناً ہمیں اس تحفہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔"

(سویلیزیشن اون ٹرائل صفحہ ۸۰)

حقیقت یہ ہے کہ انسانی وحدت محض وعظ و نصیحت کے نتیجہ میں قائم نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے توحید باری تعالےٰ کے بنیادی اور مرکزی عقیدہ پر سچے دل سے ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر اس عقیدہ پر پختہ ایمان ہو اور یہ دل و دماغ پر پوری طرح حاوی ہو تو پھر خدائے واحد کے پیدا کردہ بنی نوع انسان میں وحدت کا احساس از خود انسانی ضمیر میں سے ابھر کر عملی شکل اختیار کئے بغیر نہیں رہتا۔ قدرتی بات ہے کہ دہریوں یا تین خداؤں یا لاتعداد دیوی دیوتاؤں پر ایمان رکھنے والوں کے ذہن لازمی طور پر نوعِ انسانی میں بھی تفریق کی طرف مائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہی وجہ ہے ہندوؤں میں ذات پات کی تمیز اور مغربی اقوام میں نسلی امتیاز نے جڑ پکڑ کر نوعِ انسانی کو اونچے اور نیچے طبقوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے اور ظلم کا ایسا دروازہ کھولا ہے جو کسی طرح بند ہونے میں نہیں آتا اور امن ہے کہ مفقود ہو کر رہ گیا ہے۔ امن اس وقت ہی قائم ہوگا جب نوعِ انسانی توحید حقیقی پر سچے دل سے ایمان لا کر اس کے عملی تقاضوں کو پورا کریگی اور وحدتِ انسانی کو جزوِ ایمان سمجھ کر اسکے قیام میں کوشاں ہوگی۔

حرفِ محرمانہ

ہر آن ہے منقلب زمانہ
سرمستیِ عشق جاودانہ

دل جنسِ تاجری نہیں ہے
دنیا کی نظر ہے تاجرانہ

دنیا کے صنم کدوں میں تجھ کو
بخشا گیا قلبِ مومنانہ

مرکز تری کائنات کا ہے
دانائے سُبُل کا آستانہ

آغاز ہے عصرِ نو کا تجھ سے
اب عصرِ قدیم ہے فسانہ

اس دور کا انقلاب تجھ سے
یہ دور فقط ترا زمانہ

تقدیرِ جہاں کا تو مصنف
تعمیرِ جہاں کا تو بہانہ

تو امرِ خدا ہے اس زمیں پر
محکم ہے یہ حرفِ محرمانہ

ہر چند نہیں ہے تو پیمبر
ہے کام ترا پیمبرانہ

افلاک تری کمال کی زد میں
انجم سے پرے ترا نشانہ

محدود نہ جان اپنی پرواز
پہنائے فضا ہے بیکرانہ

منزل تری لامکاں سے آگے
فرمانِ سفر ہے جاودانہ

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ

داعی الی اللہ بننے کے چند اصول

مکرم محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(حٰمٓ سجدہ آیت ۳۴)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق نیک عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

قرآن کریم کی اس آیت میں داعی الی اللہ بننے کی تحریک و تلقین کی گئی ہے۔ اور سب سے زیادہ معزز قول و فعل اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا قرار دیا گیا ہے۔ فی زمانہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے اور حضور انور کی دعاؤں کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے روزمرہ کے اوقات میں سے سب سے زیادہ وقت داعی الی اللہ ہونے کی حیثیت سے گزاریں۔ اسی مقصد کے پیش نظر چند بنیادی اصول سپرد قلم کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے

داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اپنی اصلاح کرے۔ بصورت دیگر کسی کا اللہ کی طرف بلانا نہ صرف یہ کہ فائدہ مند نہیں ہوسکتا بلکہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور قابل مؤاخذہ ٹھہرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہوگیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان دکھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۱۱)

۲۔ حکمت سے بات کی جائے

داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ حکمت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ حکمت کیا ہے؟ لوگوں کے علم، عقل، طبیعت، عقیدہ اور وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے احسن رنگ میں دعوت الی الحق دے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک ہی بات ہوتی ہے۔ وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۷)

۳۔ نرمی سے بات کی جائے

داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ انتہائی نرمی سے بات کرے۔ قابل قدر شئے درد دل ہے مخاطب یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے کہ بات کرنے والے کے دل میں میری ہمدردی ہے اور اس کی بات نہ مان کر میں اپنا بہت زیادہ نقصان کر لوں گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارے لوگ مخالفین سے سختی سے پیش نہ آیا کریں۔ ان کی درشتی کا نرمی سے جواب دیں اور ملاطفت سے سلوک کریں۔ چونکہ یہ خیالات مدت مدید سے ان کے دلوں میں ہیں رفتہ رفتہ ہی دور ہوں گے۔ اس لئے نرمی سے کام لیں۔ اگر وہ سخت مخالفت کریں تو اعراض کریں مگر اس بات کے لئے اپنے اندر قوت جاذبہ پیدا کرو اور قوت جاذبہ اس وقت پیدا ہوگی جب تم صادق مومن بنو گے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۲)

۴۔ صبر اختیار کرے

بسا اوقات ایک داعی الی اللہ کو بہت ساری غیر اخلاقی باتیں سننی پڑتی ہیں اور مزید یہ کہ اس کی بزرگ ہستیوں کے خلاف دلآزار اور ہتک آمیز کلمات کہے جاتے ہیں۔ ایسے اوقات میں جوش کو دبانا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں صبر اختیار کرنا داعی الی اللہ کا بہترین ہتھیار ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیر و مرشد کو گالیاں دی جاویں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاویں تو کیسا جوش ہوتا ہے۔ مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۸)

"تم گالیاں سن کر چپ رہو۔ گالی سے کیا نقصان ہوتا ہے۔ گالی دینے والے کے اخلاق کا پتہ لگتا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر تم کو کوئی زدوکوب بھی کرے تب بھی صبر سے کام لو۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶۴)

۵۔ مطالعہ کتب

داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم دین کی واقفیت رکھتا ہو۔ قرآنی علوم اور احادیث سے واقفیت کے ساتھ ساتھ سلسلہ کا لٹریچر زیر نظر رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی کتب جو قرآن و حدیث کی تشریح میں ہی لکھی گئی ہیں کا مطالعہ کرتا رہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸)

"وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم)

۶۔ تبلیغی نشست

ذکر تھا کہ آریہ لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتے ہیں۔ فرمایا:

"ہماری رائے میں ہمارے احباب کو یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی ہفتہ وار کمیٹی میں ایسی باتوں کی تردید کیا کریں اور بذریعہ اشتہار ان تمام لوگوں کو مدعو کیا کریں جو کہ اعتراض کرتے ہیں۔ یہ طریق نہایت امن اور عمدہ تبلیغ حق کا ہے اور غیرت دین کے بہت اقرب ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۸۲)

۷۔ تبلیغی پمفلٹ

ایک صاحب نے سوال کیا کہ لوگ آپ کو سادہ مزاج کہتے ہیں اس لئے کہ کتب مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ فرمایا:

"گفتہ اند کہ نکوئی کن و در آب انداز۔ کتابیں ہم مفت دیتے ہیں مگر اس میں ہماری سادگی نہیں ہے نہ ہم غلطی پر ہیں۔ ہمارا منشا تبلیغ کا ہوتا ہے۔ اگر ہزار کتاب شائع ہو اور ایک شخص بھی راہ راست پر آجاوے تو ہمارا مطلب پورا ہوگیا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۶)

۸۔ مباحثہ و مناظرہ سے پرہیز

داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ مباحثہ و مناظرہ سے پرہیز کرے کیونکہ ہمارا ماحول اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اور بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب دو شخص مقابل میں کھڑے ہوتے ہیں جب تک وہ یہ ثابت کر کے نہ دکھا دیں کہ دوسرا مذہب بالکل غلطی پر ہے اور اس میں صداقت اور روحانیت کا حصہ نہیں وہ مردہ ہے۔ اور خدا سے اسے تعلق نہیں ہے تب تک اس کو اپنے مذہب کی خوبصورتی دکھانی مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ دوسرے کے معائب کا ذکر کرنا ہی پڑے گا۔ جو غلطیاں ہیں ان میں اگر ان کا ذکر نہ کیا جاوے تو پھر اظہار حق ہی نہیں ہوتا تو ایسی باتوں سے بعض لوگ بھڑک اٹھتے ہیں۔ وہ نہیں برداشت کر سکتے۔ طیش میں آکر جنگ کرنے کو آمادہ ہوتے ہیں لہذا ایسے موقعہ پر جانا مصلحت کے خلاف ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۴۲)

۹۔ فرد واحد پر زور دینا ٹھیک نہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"فرد واحد پر ہدایت کے لئے زور دینا ٹھیک نہیں ہوتا اور نہ اس طرح کبھی انبیاء کو کامیابی ہوتی ہے۔ عام دعا چاہیئے پھر جو لائق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے وہ اس سے خود بخود متاثر ہوتا ہے۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۲)

۱۰۔ مخالفت سے مایوس نہ ہو

جھوٹوں کی مخالفت نہیں ہوا کرتی۔ مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوا کرتی ہے۔ مخالفین ہر طرح سے ستانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دکھ دیتے اور مذاق کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں داعی الی اللہ کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ مخالفین بالآخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جس جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے۔ زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اُسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اُسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔ ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے۔ جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہوگئی اور جہاں لوگ اس بات کو سُن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۱ - ۳۱۰)

۱۱۔ جذبہ اور جنون

جب تک جذبہ اور جنون نہ ہو بغیر معمولی کامیابی نصیب نہیں ہوا کرتی۔ پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو گندی زیست سے نجات دلانے کے لئے اپنے اوپر موت وارد کر لی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں ..... اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۱)

۱۲۔ انفرادی ملاقات میں اپنا مقصد بیان کرے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"جلسوں کی بھی ضرورت نہیں اور نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس طرح سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے قصے بیان کئے جاویں۔"
(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۸)

۱۳۔ شہروں کی نسبت دیہات کی طرف زیادہ توجہ ہو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بڑی نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کئے جاویں۔ بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے اور ہمارے دعویٰ سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر اُن کو نرمی سے سمجھایا جاوے تو امید ہے کہ سمجھ لیں گے۔"
(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۸)

"سیالکوٹ۔ گجرات، گوجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہییں۔"
(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۲۶)

۱۴۔ استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت اور دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳)

"دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں مگر رشک کا مقام دعا ہے۔ میں نے اپنے احباب حاضرین اور غیر حاضرین کے لئے جن کے نام یاد آئے یا شکل یاد آئی آج بہت دعا کی اور اتنی دعا کی کہ اگر خشک لکڑی پر کی جاتی تو سرسبز ہو جاتی۔ ہمارے احباب کے لئے یہ بڑی نشانی ہے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۰)

داعی الی اللہ کے لئے عظیم الشان خوشخبری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمتِ دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسولؐ کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے ..... ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے ..... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۱)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العزت صحیح معنوں میں ہم سب کو داعی الی اللہ بنا دے۔ اللّٰھم آمین

اللہ تعالیٰ کے دربار میں نہایت ضروری دعائیں

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

نوٹ:۔ محترم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی سائیکل سیاح نے وفات سے چند ماہ قبل ایک دو ورقہ چھپوایا جس میں یہ دو دعائیں درج تھیں جو قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔
(ادارہ)

۱۔ "الٰہی تیرا عفوِ تام اور توبہ نصوح ہمیں میسّر ہو۔ اور نہ صرف ہمیں میسّر ہو۔ بلکہ ہمارے خاندان کو اور ہمارے ہمسایوں کو اور ہمارے دوستوں کو اور ہمارے عزیزوں کو اور رشتہ داروں کو اور ہماری تمام جماعت کو یہ نعمت میسّر آجائے۔ خدایا! ہم تیرے عاجز و خطاکار اور گنہگار بندے ہیں۔ ہم سخت کمزور اور ناتواں ہیں۔ جالوں اور پھندوں میں ہم نے اپنے آپ کو پھنسا رکھا ہے۔ ان میں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں اور ہماری نجات کی کوئی صورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ تیرا عفوِ تام ہم پر چھا جائے اور آئندہ کے لیے وہ توبہ نصوح ہمیں حاصل ہو جائے جس کے بعد کوئی ذلّت اور کوئی تنزّل نہیں۔"
(الفضل اخبار ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ کالم ۱)

۲۔ "اے خدا! تو کامل ہے۔ ہر تعریف سے مستغنی ہے۔ ہر عزت سے مستغنی ہے ہر شہرت سے مستغنی ہے۔ اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ تیرے بندے تجھ پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ ان کے مان لینے سے تیری شان میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔ مگر اے ہمارے رب! گو تو محتاج نہیں لیکن دُنیا تیرے نور کی محتاج ہے۔ اور ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تیری صفات دُنیا میں جلوہ گر ہوں اور تیرا نور عالم پر پھیلے اور تمام بنی نوع انسان تجھ پر ایمان لائیں۔ اور تیری بادشاہت دنیا پر قائم ہو۔ اے خدا! اپنے لیے نہیں بلکہ اپنے غریب بندوں کی خاطر دُنیا پر رحم فرما۔ اپنی خالقیت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ مخلوق پر ترحّم اور شفقت کرنے کے لیے۔ انہیں وہ رستہ دکھا جو انہیں تیرے قرب تک پہنچانے والا ہے اور جس کے نتیجے میں تیری بادشاہت دُنیا پر قائم ہو جائے۔ تا بنی نوع انسان تیرے نور سے منوّر ہو جائیں۔ ان کے دل روشن ہو جائیں۔ ان کی آنکھیں چمک اٹھیں اور ان کے ذہن تیز ہو جائیں۔"
(الفضل اخبار ۱۲ر دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۷ کالم ۳،۲)

حضرت مصلح موعود نے مندرجہ بالا دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو یہ بھی تلقین فرمائی کہ سال میں کم از کم ایک دن تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں پر روؤ۔ اور خوشی کی چیز اس سے کوئی نہ مانگو۔ اس سے روپیہ نہ مانگو اس سے پیسہ نہ مانگو۔ اس سے دولت نہ مانگو۔ اس سے اعزاز نہ مانگو اس سے اکرام نہ مانگو۔ پھر یہی مانگو کہ خدایا تیرا عفوِ تام ہمیں حاصل ہو جائے اور توبہ نصوح ہمارے لیے میسّر ہو جائے۔ اس دُعا کو مختلف رنگوں میں مانگو۔ مختلف طریقوں سے مانگو۔ مختلف الفاظ میں مانگو۔ اپنے لیے مانگو۔ اپنی بیوی کے لیے مانگو۔ اپنے بچوں کے لیے مانگو۔ اپنے دوستوں کے لیے مانگو۔ اپنے ہمسایوں کے لیے مانگو۔ اپنے شہر والوں کے لیے مانگو اور پھر ساری جماعت کے لیے مانگو۔ مگر چیز ایک ہو۔ بات ایک ہو۔ رنگ ایک ہو۔ مُدّعا ایک ہو تال ایک ہو۔ اور جو کہو اس کا خلاصہ یہ ہو۔ کہ ہم تیرا عفو تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ پس اس عفو سے مانگو۔ اس غفار سے مانگو۔ اس ستار سے مانگو۔ اس توّاب سے مانگو۔ اگر تم اس سے رحمانیّت مانگو تو اسی لیے کہ وہ تمہیں اپنا عفوِ تام اور توبہ نصوح دے۔ اور اگر رحیمیّت مانگو تو بھی اسی لیے کہ وہ تمہیں اپنا عفوِ تام اور توبہ نصوح دے۔
(تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۴۲۴، از الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۶ کالم ۲)

علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک برائے علمی تحقیق (TRACKING AND MONITORING) کے سلسلہ میں اندرونِ ملک خدمات پیش کرنے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی ذاتی یا قریبی لائبریری میں موجود مستشرقین کی کتب کی فہرست وکالت تصنیف کو بھجوائیں تا مقامی طور پر کتب کی دستیابی کے پیشِ نظر احباب کے مطالعہ کیلئے مناسب کتب کا انتخاب کیا جاسکے۔

براہ کرم ایسے احباب جنہیں مطالعہ کیلئے منتخبہ کتب کے بارے میں وکالت تصنیف کی طرف سے اطلاع دی جاتی ہے خط موصول ہونے پر دفتر کو ضرور مطلع فرمایا کریں۔

علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ جب وہ مرکز سلسلہ میں آئیں تو وکالت تصنیف میں بھی تشریف لانے کی کوشش کریں تا بالمشافہ ملاقات سے مفوضہ امور کے بارے میں باہم تبادلۂ خیالات کا موقع مل سکے۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس یعنی قبلۂ اوّل کی بازیابی

عالمگیر تباہی کا میدان ملک شام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمت کو انتباہ

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر استاذ الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

اسرائیل کی کھلی جارحیت اور توسیع پسندانہ عزائم کے واقعات دن بدن شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اسلامی ممالک تشتت وافتراق اور باہم دست وگریبان ہونے کے باعث اس قابل نہیں ہیں کہ وہ ایک متحدہ محاذ قائم کر کے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ مصر جو مشرق وسطیٰ میں ایک بڑی طاقت شمار کیا جاتا ہے وہ عرب برادری سے کٹ کر اسرائیل سے جنگ نہ کرنے کا عہد وپیمان کر چکا ہے۔ عراق اور ایران ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہونے کے باعث اپنی اقتصادی۔ مالی اور عسکری قوتیں فنا کر چکے ہیں۔ دنیا کی دو بڑی طاقتیں روس اور امریکہ (یاجوج وماجوج) اسلامی ممالک کی اس کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہیں اور یہ دونوں قوتیں اس وقت آپس میں متصادم ہونگی جب ان کے اپنے مفاد خطرہ میں ہوں گے اور وہ ساعت عالمگیر تباہی کی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس عالمگیر تباہی کی گھڑی کا میدان ملک شام قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑیگا اور فتنہ انداز اور ہوا وہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں۔ کٹ جائیں گے۔ اور دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائیگی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔ اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صـ۳ بحوالہ تذکرہ شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ۱۹۶۹ء)

سبحان اللہ! حالات اس برق رفتاری سے پلٹا کھا رہے ہیں کہ یہ پیشگوئی مع جملہ مذکورہ علامات کے اس وقت متحقق ہوگی جب آپؑ کا بیٹا موعود ہوگا یعنی قدرتِ ثانیہ کا مظہر ہوگا۔ جس کا خدا تعالیٰ نے آپؑ کو وعدہ دے رکھا ہے کون جانے ان حالات کو اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد میں مقدر کر رکھا ہو؟ اور اس عالمگیر تباہی کا میدان ملک شام بن جائے۔

ارضِ فلسطین یعنی قبلۂ اوّل کا مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جانا اتنا عظیم سانحہ تھا کہ اس کے مخفی اثرات اب بڑی شدت اور سرعت کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ قرآن مجید میں ارضِ مقدسہ کے متولّی اور وارث "صالح بندے" قرار پائے ہیں اور اب مسلمانوں کو بے دخل کر کے ایک مغضوب علیہم قوم یعنی یہود کو برسرِ اقتدار لانا کیا اُن کی "صالحیت" کی دلیل ہے؟ ارضِ مقدسہ جس پر بارہ صدیوں سے زائد عرصہ سے مسلمانوں کا قبضہ چلا آ رہا تھا کیونکر جاتا رہا؟ یہ صورت حال نہ صرف فکر انگیز ہے بلکہ ہر دکھی دل کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔

(۱) یہود کے مغضوب علیہم اور ملعون ہونے میں ذرہ بھر شک نہیں۔ لعنت اور صالحیت دو متضاد مفہوم ہیں اس لئے یہود میں صالحیت کے وصف کا ذرہ بھر بھی امکان نہیں ہے۔ ہاں ان میں اگر "صالحیت" نہیں تو "صلاحیت" ضرور ہے وہ اپنی بقا اور برتری کے لئے متحد ہیں۔ اس وقت سارے مغربی یورپ اور امریکہ میں ان کا طوطی بول رہا ہے۔

(۲) ارضِ مقدسہ کی بازیابی کے لئے فرمایا:۔

"اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ"

اس (مضمون) میں ایک پیغام ہے اس قوم کے لئے جو عبادت گزار ہے یعنی قبلۂ اول کا ملنا مسلمانوں کی نیکی اور نیک اعمال پر منحصر ہے۔

"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ"

اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

یعنی بے شک آخری ایام میں ایک دفعہ یہودی فلسطین پر قابض ہو جائیں گے مگر مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کا نبی رحمت ہو کر آیا ہے

"وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ فِتْنَۃٌ لَّکُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ....."

اور میں نہیں جانتا کہ وہ بات جو اوپر بیان ہوئی ہے شاید تمہارے لئے ایک آزمائش ہے اور (اس سے) ایک عرصہ تک تمہیں فائدہ پہنچانا مدنظر ہے (یا ہمیشہ ہمیش کے لئے)

یعنی پھر کبھی یہود فلسطین میں داخل نہ ہوں گے۔

"قٰلَ رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ"

(اس دن کے آنے پر) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے رب! تو حق کے مطابق فیصلہ کر دے۔ اور ہمارا ربّ تو رحمٰن ہے اور (اے کافرو!) جو تم باتیں کرتے ہو ان کے خلاف اسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔

(سورۃ الانبیاء)

خدا تعالیٰ کے وعدے بھی مشروط ہوا کرتے ہیں۔ ارضِ مقدسہ یقیناً مل کر رہیگی بشرطیکہ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ پر عمل پیرا ہو کر مسلمان نیک اعمال بجا لائیں۔

(ملخص تفسیر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ)

عصرِ حاضر میں اسرائیلی ریاست کے قیام سے نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ حرمین شریفین بھی اس کی زد میں ہیں۔ عراق کی ایٹمی تنصیبات کو وہ پہلے تباہ کر چکا ہے اور اب پاکستان کے ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ بیروت میں یہودیوں نے جو کھلم کھلا سفاکانہ اور بہیمیت وبربریت کا کردار ادا کیا ہے اس سے ہر چشم مسلم اشکبار اور سینہ دل فگار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ان مصائب وآلام سے اپنی امت کو آگاہ فرما دیا تھا۔ اس میں نہ صرف آپؐ نے بیروت کا ذکر فرمایا ہے بلکہ ان آفات ومصائب کا سبب بھی بیان فرما دیا ہے اور وہ ہے مسلمانوں کا برائے نام اسلام اور بے دینی۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:۔

"لیقصدنکم نارٌ ھی الیوم خامدۃ فی وادٍ یقال لہٗ برھوت یغشی الناس فیھا عذابٌ الیم۔ تاکل الانفس والاموال تدور الدنیا کلّھا فی ثمانیۃ ایام تطیر طیر الریح والسحاب حرّھا باللیل اشدّ من حرّھا بالنھار۔ ولھا بین السّماء والارض دویٌّ کدوی الرّعد القاصف۔ ھی من رؤس الخلائق ادنیٰ من العرش۔ قیل یارسول اللہ اسلیمۃ ھی یومئذٍ علی المومنین والمؤمنات؟ قال وایّن المؤمنون والمؤمنات یومئذٍ ھم شرٌّ من الحمر یتفاسدون کما تتفاسد البھائم ولیس فیہ رجلٌ یقول مہ مہ"

(رواہ الطبرانی وابن عساکر)

ترجمہ:۔ ایک آگ تمہارا رُخ کرے گی وہ آج کے دن وادی برہوت میں دبی پڑی ہے جب وہ آئیگی سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ وہ دردناک عذاب اور آلام ومصائب کا ذریعہ بنے گی۔ اس میں نہ صرف جانیں تلف ہوں گی بلکہ اموال بھی تباہ ہوں گے اور وہ آگ آٹھ دنوں کے اندر تمام دنیا کا چکر کاٹے گی۔ وہ ہوا اور بادل کی طرح تیز پرواز کرے گی (آلات آتشیں بم وغیرہ کے استعمال کے باعث) اس کی گرمی رات کو دن کی گرمی سے زیادہ ہوگی (بموں کے استعمال سے) آسمان اور زمین کے درمیان بجلی کے کڑک کی مانند آواز گونجے گی جس سے جانیں تلف ہوں گی۔ اور وہ آگ انسانوں کے سروں پر چھت کی نسبت زیادہ قریب ہوگی۔ اس پر صحابہؓ نے

(باقی صـ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ بیت المقدس)

سوال کیا۔ یارسول اللہ! کیا اس روز مومن اور مومنات اس تباہی سے محفوظ رہیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا اس دن مومنین اور مومنات کہاں ہوں گے۔ وہ تو گدھوں سے بھی بدتر ہوں گے اور جانوروں اور چوپایوں کی طرح بے شرمی کے کام کریں گے اور کوئی آدمی ایسا نہ ہوگا جو ایسے بُرے اعمال کی روک ٹوک کرتا ہو۔

یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ اور بیّن ثبوت ہے۔ برہوت کے بارہ میں شارحین حدیث لکھتے ہیں کہ ایک عمیق کنواں حضرموت میں ہے۔ درحقیقت اس قسم کا کوئی کنواں حضرموت میں نہیں اور نہ ہی اس میں اس قسم کی آگ دبی ہوئی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ "برہوت" ایک لحاظ سے "بیروت" بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم پیشگوئیاں عموماً پردۂ اخفاء میں ہوتی ہیں۔ جب تک اس کے کچھ آثار نمایاں نہ ہوں۔ قبل از وقت کچھ کہا نہیں جا سکتا۔

اس پیشگوئی کا ایک ایک حرف بیروت کے حالیہ واقعات پر صادق آتا ہے۔ اس میں مہلک آتشیں اسلحہ کا استعمال اموال و نفوس کا ضیاع اور جنگ کا بھیانک منظر پیش کیا گیا ہے۔

اس پیشگوئی کے بعض حصے پورے ہونے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ فرمایا ہے کہ تیسری جنگ جو اپنے اندر عالمگیر تباہی کا مادہ رکھتی ہوگی۔ کا میدان ملک شام ہوگا

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور اسلام اور مسلمانوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین!

مسلمانوں کے متحارب ممالک کو خدا سمجھ دے کہ وہ اپنی قوتیں بجائے دشمن کے مقابلہ میں صرف کرنے کے آپس میں ضائع نہ کریں۔ اکثر خبروں میں آتا ہے کہ بصرہ پر بم گرائے گئے۔ بصرہ تباہ ہوگیا۔ اس بارہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"عن عبد اللہ الصامت قال انّ اسرع الارضین خرابًا البصرۃ ..... کانّی بالبصرۃ کانّھا نعامۃ جاثمۃ۔"

(حجج الکرامۃ ص ۴۶۳)

عبد اللہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ سارے ملکوں میں سے زیادہ تباہی بصرہ میں آئے گی اور اس کی زمین کریدی جائے گی۔ جس طرح شتر مرغ جب بیٹھتا ہے تو زمین کرید کرید کر سینہ رکھتا ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم عبدالحی بٹ صاحب مکان ۲۷-۹/۹-g اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد منشی محمد عبداللہ وفات پا چکے ہوئے ہیں۔ مرحوم کے اور میرے نام مشترکہ طور پر پلاٹس ۲۱-۲۲-۲۳ دارالعلوم غربی الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ ورثاء عبدالرحمٰن بٹ اور امۃ الحی ہیں جن کو مندرجہ بالا پلاٹس میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا حکم صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیں۔

۲۔ مکرم شریف احمد صاحب مکان ۲۔ ای آفیسر کالونی غازی روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صوفی فضل الٰہی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے نام پلاٹ ۳۷ دارالرحمت الاٹ ہے ورثاء مندرجہ ذیل ہیں۔

شریف احمد، عزیز احمد، خلیل احمد، ناصر احمد پسران رضیہ سلطانہ، صفیہ سلطانہ دختران، لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ تمام ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء)

بازیافتہ گھڑی

مورخہ ۲۴ جون کو ناصر ہوسٹل اور ریلوے لائن کے درمیان والی سڑک سے ایک گھڑی ملی ہے جس دوست کی ہو وہ خاکسار سے درج ذیل پتہ پر نشانی بتا کر حاصل کر سکتے ہیں۔

(رفیق احمد ناصر مکان نمبر ۲۸ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

توسیع اشاعت الفضل

درج ذیل احباب نے مستحقین کے نام روزانہ اخبار یا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لیے رقوم ارسال کی ہیں۔

۱۔ بیگم شیخ ناصر احمد صاحب	زیورچ سوئٹزرلینڈ	۱۲۵/۰۰ روپے
۲۔ حمیدہ قدسیہ صاحبہ	"	۱۲۵/۰۰ "
۳۔ جنت بی بی صاحبہ	شالامار ٹاؤن لاہور	۱۰۰/۰۰ "
۴۔ سلیم اختر خان صاحب	مغلپورہ "	۱۰۰/۰۰ "
۵۔ رفیع الدین صاحب	بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۱۰۰/۰۰ "
۶۔ طاہرہ مسعود صاحبہ	ربوہ	۶۰/۰۰ "
۷۔ نصیر احمد صاحب	مال روڈ واہ کینٹ	۵۰/۰۰ "
۸۔ بیگم نسیم مہدی صاحبہ	سوئٹزرلینڈ	۳۵/۰۰ "
۹۔ مسز سیما طاہر صاحبہ	کراچی	۳۵/۰۰ "
۱۰۔ مسز محمد یونس صاحبہ	"	۳۵/۰۰ "
۱۱۔ مرزا محمد صدیق صاحب	ڈسکہ کلاں	۳۵/۰۰ "
۱۲۔ چوہدری محمد صدیق صاحب	دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۰/۰۰ "
۱۳۔ چوہدری ناصر احمد صاحب	نوشہرہ کینٹ	۲۰/۰۰ "
۱۴۔ صادقہ بنت قدرت اللہ صاحب	ربوہ	۱۰/۰۰ "
۱۵۔ بیگم میجر عبدالقادر صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ	ربوہ	۵/۰۰ "

دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنے افضال کا مورد بنائے ان کے نفوس اموال میں برکت دے۔ اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے آمین۔

(مینجر الفضل)

مکرم قاضی خورشید الرب صاحب انسپکٹر بیت المال آمد وفات پا گئے

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم قاضی خورشید الرب صاحب ایک لمبا عرصہ تک بطور انسپکٹر بیت المال خدمت سلسلہ کرنے کے بعد ۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو فجر کی نماز کے بعد کراچی میں حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم تہجد گزار۔ دعاگو کارکن تھے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز شام ساڑھے چار بجے احمدیہ ہال کراچی میں ادا کی گئی جس میں دوست کثرت سے شریک ہوئے۔ ۵ جولائی کی شام کو بذریعہ جناب ایکسپریس میت ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ عشاء کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔

موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔ مرحوم عمر بھر اپنے فرائض محنت اور مستعدی سے ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماوے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین!

(محبوب عالم خالد ناظر بیت المال آمد)

(بقیہ اخبار احمدیہ)

بہتر ہوگا کہ خط ٹائپ کر کے بھجوائیں۔ خط میں اپنا نام، پتہ، عمر، دلچسپیاں اور دیگر قابل ذکر امور تحریر کریں۔

قلمی دوستی کے ذریعہ اہل جاپان سے روابط استوار کیجئے، حکمت کے ساتھ انہیں اسلام کا پیغام پہنچائیں اور جاپان مشن سے بھی متعارف کروائیں

(عطاء المجیب راشد۔ جاپان)

● مکرم مرزا عبدالرحیم انور صاحب دی ہیگ (ہالینڈ) سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی صحت عرصہ سے خراب ہے۔ ڈاکٹر نے ۹ اگست کو دوبارہ معائنہ کرنا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں وہ عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیاں دور کرے آمین ثم آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۳۰۲:-

میں نصرت آرا زوجہ عبدالمجید صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز فضل عمر ہسپتال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپے۔

۲۔ بالی طلائی ایک جوڑی وزن ۲½ تولہ مالیتی ایک ہزار روپے۔

۳۔ چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۲ تولے مالیتی چار ہزار روپے (۴۰۰۰/- روپے)

اس وقت مجھے مبلغ بیس ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نصرت آرا زوجہ عبدالمجید صاحب کوارٹرز فضل عمر ہسپتال ربوہ

گواہ شد نمبر ۱:۔ عبدالمجید ولد عبدالکریم صاحب خاوند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ محمد ارشد کاتب ولد منشی محمد اسماعیل صاحب کوارٹر نمبر ۵۷ دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۳۰۳:-

میں عقیلہ قدوس زوجہ مجید احمد صاحب بشیر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے پانچ ہزار روپے)

۲۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ چھ ماشہ مالیتی تین ہزار روپے۔

۳۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد بوزن ۲½ تولہ مالیتی تین ہزار روپے

۴۔ لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ مالیتی دو ہزار روپے۔

۵۔ چوڑیاں طلائی چار عدد وزنی ۴ تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ چالیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ عقیلہ قدوس زوجہ مجید احمد صاحب بشیر ۱۳/۱۲ بیت الحبیب صدر جنوبی ربوہ

گواہ شد نمبر ۱:۔ حنیف احمد محمود وصیت نمبر ۲۰۹۳۲۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ مجید احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی وصیت نمبر ۲۱۶۵

مسل نمبر ۲۵۳۰۴:-

میں بشریٰ لطیف زوجہ لطیف احمد شمیم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۹ دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر گیارہ ہزار روپے جس میں سے ایک ہزار روپے وصول شدہ۔

۲۔ زیورات طلائی۔ ہار ۲½ تولہ مالیتی پانچ ہزار روپے۔

۳۔ کانٹے ۲½ تولہ مالیتی ایک ہزار روپے

۴۔ لاکٹ ایک عدد وزنی ۲ تولہ مالیتی چار ہزار روپے۔

۵۔ چوڑیاں وزنی ۲ تولے مالیتی چار ہزار روپے

۶۔ انگوٹھیاں دو عدد نو ماشہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے۔

۷۔ بالیاں وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے

۸۔ گھڑی کلائی سٹیزن مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ بشریٰ لطیف زوجہ لطیف احمد صاحب شمیم ۱۷/۹ دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ لطیف احمد شمیم خاوند موصیہ۔ وصیت نمبر ۲۲۰۶۷۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ ناصر علی وصیت ۴۸۹۱

مسل نمبر ۲۵۳۰۵:-

میں بشارت احمد محمود ولد رحمت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حدیقۃ المبشرین ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۴/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱۴/۸۳ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشارت احمد محمود مربی سلسلہ حدیقۃ المبشرین۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ محمد اشرف عارف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ سیف اللہ خاں مربی سلسلہ کوارٹر نمبر ۱۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۳۰۶:-

میں امتہ النصیر زوجہ بشارت احمد صاحب محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زیور طلائی کانٹے چوڑیاں لاکٹ انگوٹھی وزنی ۵ تولہ مالیتی دس ہزار روپے

۲۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ امتہ النصیر زوجہ بشارت احمد صاحب محمود گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ بشارت احمد محمود مربی سلسلہ خاوند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ رحمت اللہ۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔
(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ارشاد حضور

مسجد اقصیٰ میں احباب کرام کی دبی دبی سسکیاں سنائی دینے لگیں۔

حضور نے فرمایا تھوڑی دیر قبل لاہور سے فون پر یہ اطلاع ملی ہے۔ ہمارے دل بے حد مغموم ہیں۔ مرحوم نہایت فدائی اور سلسلہ کے خادم تھے۔ آپ ہندوستان کے چوٹی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جس نے اللہ کی خاطر دنیا کی عزت کو ٹھکرایا۔ اور دین کی خدمت کی زندگی قبول کی۔ ان کے والد نے ان ساری دنیاوی عزتوں کو تج کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن تھاما۔ اور اللہ کی خاطر امیرانہ ٹھاٹ باٹ چھوڑ کر غریبانہ زندگی اختیار کی۔ اسی رنگ میں رنگین ہو کر مولانا عبدالمالک خانصاحب نے بھی اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کی اور اس وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا۔ گرمی سردی یا کسی مشکل مصیبت میں بھی خدمتِ دین کا کوئی موقعہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ابھی کل ہی مجھے ملے اور اپنے اس سفر پر جانے کی اجازت مانگی اور خدمت دین کے ایک خاصے طویل سفر کا پروگرام پیش کیا۔

حضور نے فرمایا میں نے انہیں کہا آپ کی صحت کمزور ہے۔ آپ کا پاؤں زخمی ہے۔ آپ شوگر کے مریض ہیں۔ آپ اتنا سفر نہ کریں یہ آپ کی صحت پر بوجھ ہوگا۔ مولوی صاحب نے کہا بوجھ کیسا؟ میں تو خدمتِ دین پر روانہ ہو کر اتنا خوش ہوتا ہوں کہ دل کھل اٹھتا ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اس دینی سفر پر روانہ ہو جاؤں۔ میں تو جتنا سفر کرتا ہوں طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبے کو قبول کیا اور اسی سفر کی حالت میں اپنے پاس بلا لیا۔

حضور نے فرمایا ہمیں کتنا ہی غم کیوں نہ ہو ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ آنسوؤں کا آنکھوں سے گرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نے ہمیں نرم دل بنا دیا ہے انسانیت سکھا دی ہے۔ مگر ہم کوئی جزع فزع نہیں کریں گے نہ ہمارے دین نے ہمیں مایوسی کا کوئی سبق دیا ہے۔ افراد مر جاتے ہیں مگر قومیں زندہ رہتی ہیں۔ زندہ قومیں قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں کرتیں اور بحیثیت قوم ہم ایک زندہ قوم ہیں جانے والوں کا دکھ ضرور ہے مگر مایوسی کوئی نہیں۔ اللہ چاہے تو ہر جانے والے کے مقابل ہمیں لاکھوں ایسے اور افراد عطا کر دے۔ دعا کریں اور یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک عبدالمالک کو بلائے تو ہم اس کی جگہ سو عبدالمالک پیدا کر دیں گے۔ دنیا کو مخلص خادمانِ دین کی ضرورت ہے خدا تعالیٰ ہمارا دامن کبھی تنگ نہ کرے۔ ہمارے دلوں کو خدا کے فرشتے تحریک کریں ایک جگہ خالی ہو تو اس کی جگہ ۱۰، ۲۰ نہیں سو آدمی آگے آجائیں اور اس جگہ کو پُر کر دیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

بقیہ: انتقال

مرحوم کا جسد خاکی لاہور سے واپس شیخوپورہ لایا گیا۔ جہاں سے شام ۵ بجے جنازہ ربوہ کے لئے روانہ ہوا اور شام سات بجے میں پانچ منٹ پر ربوہ پہنچ گیا۔ جہاں احباب ربوہ کا ایک جم غفیر پہلے سے موجود تھا۔

مرحوم کی نماز جنازہ ۶ اگست کی سہ پہر بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے احاطہ بہشتی مقبرہ میں ادا کی جائے گی۔

ربوہ میں ساڑھے دس بجے کے قریب بذریعہ ٹیلیفون حادثے کی اطلاع موصول ہو گئی تھی۔ چنانچہ فضل عمر ہسپتال کے قائمقام چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب (جو مولانا مرحوم کے داماد بھی ہیں) ہسپتال کی ایمبولنس اور ضروری طبی امداد کا سامان لے کر فوری طور پر شیخوپورہ روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے شیخوپورہ پہنچنے سے پہلے مولانا کو لاہور لے جایا جا چکا تھا۔ ابھی ڈاکٹر صاحب لاہور کے لئے روانہ نہ ہوئے تھے کہ مولانا کی وفات کی اطلاع شیخوپورہ پہنچ گئی۔ جماعت شیخوپورہ اور لاہور نے حادثے کی اطلاع ملتے ہی جملہ انتظامات کر لئے تھے۔ لاہور میں مولانا کے پہنچنے سے پہلے جماعت کے افراد ہسپتال پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ لاہور اور شیخوپورہ کی جماعت کے احباب مولانا کے جسد خاکی کے ہمراہ ربوہ پہنچے۔

ربوہ میں مولانا کی وفات کی اطلاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب کو دی احباب ربوہ کے لئے یہ اچانک خبر ایک دردناک سانحہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ حضور انور نے بھرائی ہوئی آواز میں اس غمناک خبر کا اعلان کیا اور نہایت شاندار الفاظ میں آپ کی گراں قدر خدمات دینیہ کا ذکر فرمایا (اس کی تفصیل علیحدہ طور پر اسی شمارہ میں درج ہے۔)

حالاتِ زندگی

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب جماعت احمدیہ کے جید عالم، سحر طراز مقرر اور نہایت متقی پرہیزگار صاحب کشوف و رؤیا بزرگ تھے۔ انہوں نے ۱۹۳۵ء میں دینی خدمات کا آغاز کیا اور آخری دم تک نہایت اعلیٰ ریکارڈ کے ساتھ اہم خدماتِ دینیہ بجا لاتے رہے۔ اس طرح انہوں نے قریباً ۴۸ سال تک بھرپور انداز میں انتہائی اخلاص کے ساتھ جماعتی خدمات انجام دیں۔

آپ کو یہ اعزاز اور فضیلت بھی حاصل رہی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عقدِ ثانی کے وقت جن تین بزرگوں کو وفد کے لئے خاص طور پر کہا، آپ ان میں سے ایک تھے۔

مولانا مرحوم برصغیر کے مشہور سیاسی راہنما علی برادران یعنی مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے حقیقی بھتیجے تھے۔ علی برادران کے بڑے بھائی حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر کے صاحبزادے تھے۔ حضرت ذوالفقار علی گوہر خان صاحب نے چار شادیاں کیں۔ آپ تیسری زوجہ محترمہ کے بطن سے سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ہیں۔ ان کے بعد آپ کی ہمشیرہ اہلیہ صاحبہ مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم مونگھیری سابق نائیجیریا ہیں اور ان کے بعد آپ تھے۔ آپ ۲۵ نومبر ۱۹۱۱ء کو رام پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۰ء میں قادیان آئے اور قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۴ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

بعد ازاں دو سال مبلغین کلاس میں دینی تعلیم حاصل کی اور ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے آپ نے میدان تبلیغ میں عملی دینی خدمت کا آغاز فرمایا۔ آپ کو ابتداء میں یوپی کے انچارج مبلغ کی حیثیت سے اہم ذمہ داری سپرد کی گئی۔ اس وقت آپ کے کام کا صدر مقام لکھنؤ تھا۔ ۱۹۳۹ء میں یہ صدر مقام آگرہ میں منتقل ہونے کی وجہ سے آگرے آ گئے۔ ۱۹۴۰ء میں چند ماہ کے لئے کراچی میں کام کیا۔ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۳ء کے عرصہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر آپ نے مسلسل ۱۸ ماہ تک ہندوستان کے چار صوبوں کا تفصیلی دورہ فرمایا۔ ۱۹۴۴ء میں آپ کی تقرری حیدرآباد دکن میں بطور مشنری انچارج کی گئی۔ جہاں پر آپ نے ۱۹۴۸ء تک خدمات انجام دیں۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کو لاہور بلایا گیا۔ جہاں آپ نے آٹھ ماہ تک خدماتِ دینیہ انجام دیں۔ اس کے بعد آپ کی تقرری ۷ نومبر ۱۹۴۹ء سے کراچی میں بطور مبلغ انچارج کی گئی۔ ۱۹۵۲ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے صدر انجمن احمدیہ کراچی قائم فرمائی تو آپ کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اس زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کی اعلیٰ خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو کراچی کے رئیس التبلیغ کا خطاب عطا فرمایا۔ ۱۹ جون ۱۹۶۱ء کو آپ مغربی افریقہ کے ملک غانا میں بغرض تبلیغ تشریف لے گئے۔ جہاں پر آپ نے ۳ سال تک کام کر کے سینکڑوں افراد کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ آپ کی نگرانی میں کماسی کا مشن ہاؤس تعمیر ہوا۔ ۱۹۶۴ء میں آپ واپس آئے تو پھر کراچی میں مربی سلسلہ مقرر کر دیا گیا۔ جہاں پر آپ ۲۸ جون ۱۹۷۰ء تک دینی خدمات بجا لاتے رہے۔ بعد ازاں آپ کو مرکز میں بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد مقرر کیا گیا۔ اور اگلے سال ۳ مئی ۱۹۷۱ء سے آپ کو ناظر اصلاح وارشاد مقرر کیا گیا جہاں پر آپ زندگی کے آخری سانس تک خدمات بجا لاتے رہے اس عہدہ جلیلہ پر آپ نے بارہ سال تک خدمات سرانجام دیں۔

اولاد

مولانا کی اولاد میں ایک صاحبزادے مکرم عبدالزیب الزمحمود خان صاحب کیلیفورنیا۔ امریکہ اور تین صاحبزادیاں محترمہ فرحت صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب حیدرآباد دکن، محترمہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب قائمقام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ، محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں علی صاحبہ گائنا کالوجسٹ اہلیہ ڈاکٹر سرفراز علی صاحب سمرسٹ انگلستان، اور محترمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ ہیں۔

آپ نے اپنی یادگار اپنی بیگم صاحبہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ اور اپنی اولاد کے علاوہ ۳ پوتے ایک پوتی اور ۱۰ نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پاکیزہ نیک خصلت وجود کو اپنے فضل و رحم سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور جنت الفردوس میں آپ کو اپنے درجات قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو اپنے فضل سے پُر کرنے کے سامان پیدا کرے آمین

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں